سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ سے متعلق

چند غلط فہمیاں اور اُن کا ازالہ (پہلی قسط)

مولانا احسان الحق

الٰہی تا بود خورشید و ماہی
چراغ چشتیاں را رو شناہی

تصوف کے تمام سلاسل کی انتہا حضور سرورِ کونین آقائے نامدار ﷺ کی ذات گرامی پر ہوتی ہے۔ اسماء سلاسل ان کے بزرگوں کی نسبت سے مشہور ہوئے، جیسے سلسلہ قادریہ کا نام پیرانِ پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور سہروردیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (متوفی: ۶۳۲ھ) اور سلسلہ نقشبندیہ حضرت شیخ سید بہاؤ الدین محمد نقشبندیؒ (متوفی: ۷۹۱ھ) اور سلسلہ چشتیہ حضرت خواجہ سلطان الہند معین الدین چشتی اجمیریؒ (متوفی: ۶۳۲ھ) کے نام نامی سے معروف ہوا۔ پھر یہی سلسلہ خواجہ اجمیریؒ کے نامور خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (متوفی: ۶۳۳ھ) کے جانشین حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ (متوفی: ۶۶۸ھ) کے دو ممتاز خلفاء حضرت مخدوم سید علاؤ الدین علی احمد صابرؒ (متوفی: ۶۹۰ھ) سے سلسلہ چشتیہ صابریہ اور حضرت محبوب الٰہی سید محمد نظام الدین اولیاءؒ (متوفی: ۷۲۵ھ) سے چشتیہ نظامیہ کے نام سے پھیلا۔ سلسلہ چشتیہ صابریہ مخدوم صابرؒ سے ۱۴ واسطوں سے حضرت شاہ عبد الباری امروہویؒ (متوفی: ۱۲۲۶ھ) تک، پھر ان سے شاہ عبد الرحیم فاطمی شہیدؒ (متوفی: ۱۲۴۶ھ) سے حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانویؒ (متوفی: ۱۲۵۹ھ) سے حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ (متوفی: ۱۳۱۷ھ) سے اکابر علماء دیوبند تک پہنچ کر چشتیہ صابریہ امدادیہ کے نام سے معروف ہوا۔

اس شجرۂ طیبہ سے اکابرین دیوبند میں سے مندرجہ ذیل مشائخ پیوستہ تھے:

۱:...... حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفی: ۱۲۹۷ھ)
۲:...... صدر المدرسین و شیخ الحدیث اول دار العلوم دیوبند مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ (متوفی: ۱۳۰۲ھ)
۳:...... حضرت فقیہ ملت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (متوفی: ۱۳۲۳ھ)

۴:......مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ (متوفی: ۱۳۴۶ھ)

۵:......شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ (متوفی: ۱۳۳۹ھ)

۶:......آیۃ من آیات اللہ مولانا محمد انور شاہ کاشمیریؒ (متوفی: ۱۳۵۲ھ)

۷:......حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ (متوفی: ۱۳۶۲ھ)

۸:......شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ (متوفی: ۱۳۷۷ھ)

۹:......مولانا عبدالغنی پھولپوریؒ (متوفی: ۱۳۸۳ھ، ۱۹۶۲ء)

۱۰:......شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (متوفی: ۱۳۶۹ھ: ۱۹۴۹ء)

۱۱:......شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (متوفی: ۱۳۹۴ھ)

۱۲:......سابق مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ (متوفی: ۱۳۹۶ھ)

۱۳:......شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنیؒ (متوفی: ۱۹۸۲ء)

۱۴:......حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ (متوفی: ۱۴۰۳ھ)

۱۵:......محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ (متوفی: ۱۳۹۸ھ)

۱۶:......حضرت مفتی اعظم مفتی محمود حسن گنگوہیؒ (۱۹۹۶ء)

۱۷:......حضرت صوفی محمد اقبال مہاجر مدنیؒ (۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰ء)

۱۸:......شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ (متوفی: ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰ء)

۱۹:......مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ (متوفی: ۱۴۲۵ھ، ۲۰۰۴ء)

۲۰:......مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ (متوفی: ۱۴۳۱ھ، ۲۰۱۰ء)

یہاں مقصود بالذکر چوں کہ سلسلۂ چشتیہ صابریہ امدادیہ ہے، اس لیے اسی پر بات کریں گے۔

زمانۂ ماضی میں سلسلۂ چشتیہ سے متعلق یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی تھی کہ یہ سلسلہ منقطع ہے، کیوں کہ خواجہ حسن بصریؒ (متوفی: ۱۱۰ھ) حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ (متوفی: ۴۰ھ) کے زمانے میں بہت کم عمر تھے، کم عمری میں انہیں روحانی خلافت نہیں مل سکتی۔ یہ اعتراض شاہ ولی اللہؒ (متوفی: ۱۱۷۶ھ) نے ''الانتباہ فی سلاسل أولیاء اللہ'' اور'' القول الجمیل '' میں ذکر کیا ہے۔ اور حضرت مولانا فخر الدین چشتی نظامی اورنگ آبادیؒ (متوفی: ۱۱۹۹ھ) خلیفہ مولانا نظام الدین اورنگ آبادیؒ (متوفی: ۱۱۴۲ھ) نے ''فخر الحسن '' نامی رسالہ لکھ کر اس اعتراض کی تردید کی ہے۔ راقم کچھ عرصہ قبل سوانح قاسمیؒ کا مطالعہ کر رہا تھا کہ یکایک رئیس القلم مولانا مناظر احسن گیلانیؒ (متوفی: ۱۸۹۲ھ، ۱۹۶۷ء) کے ایک جملہ سے چونکا، اور مذکورہ مضمون اسی چونکا دینے والی عبارت سے متعلق ہے، وہ جملہ یہ تھا:

''سلسلہ چشتیہ صابریہ کے مشہور بزرگ حضرت شیخ شاہ عبد الرحیم شہید فاطمی ولایتیؒ جن کا نام نامی تمام سلاسل دیوبندیہ چشتیہ صابریہ امدادیہ کے شجرات طریقت میں موجود ہے، کو اپنے مرشد ثانی سے اجازت و خلافت نہیں، جس

طرح اُنہیں اپنے مرشد اوّل سے نہیں''۔

پھر کیا تھا، بندہ اس بات کے اصل مرجع کی تلاش میں لگ گیا، کچھ عرصہ کی تگ و دو کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ یہ بات موصوف نے ''ارواحِ ثلاثہ'' میں پڑھی ہے۔ ہم وہ عبارت بعینہٖ نقل کرتے ہیں:

''(بیعت کے) دو چار روز بعد حاجی صاحبؒ شاہ صاحبؒ سے رخصت ہوئے اور ایک جگہ اللہ کی یاد میں مصروف ہو گئے۔ چھ ماہ کے بعد امروہہ حاضر ہوئے تو شاہ صاحبؒ کا وصال ہو گیا تھا۔ یہ ابھی مجاز نہیں ہوئے تھے کہ شیخ کا انتقال ہو گیا۔ اسی طرح حضرت حاجی صاحب شہید اوّل ہی اوّل پنجلاسہ میں شاہ رحم علی صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے، شاہ صاحبؒ نے ان کے حال پہ بڑی عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ: لو، یہ لڈو لے کر جاؤ اور کالام کے پہاڑ میں بیٹھ کر اپنا کام کرو! چنانچہ بموجب ارشاد چھ ماہ کالام کے پہاڑ میں یادِ الٰہی کے اندر مصروف رہے، اور درختوں کے پتے کھا کر گزارا کیا۔ چھ ماہ کے بعد وہ لڈو لے کر پنجلاسہ آئے، ان کے پہنچنے سے پہلے شاہ صاحبؒ کا وصال ہو گیا تھا، ان سے بھی مجاز نہ ہوئے''۔

(ارواحِ ثلاثہ، حکایت نمبر: ۱۴۷، ص: ۱۳۶، طبع: البرہان پبلشرز، سن اشاعت: ۲۰۱۱ء)

اور مولانا مناظر احسن گیلانیؒ ''سوانح قاسمی'' میں لکھتے ہیں:

''سید احمد شہیدؒ (متوفی: ۱۲۴۶ھ) اپنے تبلیغی دوروں کے سلسلے میں اس علاقہ (نانوتہ) کے مرکزی شہر سہارنپور بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سہارنپور میں ایک مسجد ''بونبی والی'' کے نام سے مشہور تھی۔ سید صاحبؒ اسی مسجد کے پاس سے گزر رہے تھے کہ اچانک ٹھٹکے اور دریافت فرمایا کہ: کہ اس مسجد میں کوئی بزرگ رہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! سید صاحب مسجد میں آکر ان صاحبؒ سے ملے اور اس کے بعد وہ عجیب وغریب واقعہ پیش آیا جس کا ذکر یہاں مقصود ہے۔ کہتے ہیں کہ ''بونبی والی'' مسجد میں جو صاحب تھے، ان کا نام شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ تھا۔ پہلے یہ پنجلاسہ (مشرقی پنجاب) کے ایک بزرگ سے جن کا نام شاہ رحم علیؒ تھا، مرید ہوئے تھے، اور ان کے زیرِ تربیت رہ کر کالام کے پہاڑ میں بڑی بڑی سخت ریاضتیں کی تھیں، مگر اپنے اس پیر سے مجاز نہ ہو سکے۔ تب امروہہ پہنچ کر حضرت شاہ عبدالباریؒ سے مرید ہوئے، اور ان کی تعلیم وتربیت سے مستفید ہو ہی رہے تھے کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا، اور خلافت کی سند ان سے بھی نہ مل سکی۔ سہارنپور میں آکر ''بونبی والی'' مسجد میں قیام فرما لیا تھا کہ اچانک دولت بیدار خود ان کے ہاتھ میں آگئی، یعنی سید شہیدؒ جیسا کہ عرض کیا گیا ان کے پاس ملنے کے لیے

''بونبی والی'' مسجد میں تشریف لائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملنے کے ساتھ ہی خلوت ہوگئی۔ پھر بڑے بڑے قصے درمیان میں پیش آئے۔ آخری نتیجہ یہی تھا کہ دو پیروں سے مرید ہونے اور باضابطہ تعلیم پانے کے بعد بھی سید احمد شہیدؒ کے دست حق پرست پر شاہ عبدالرحیمؒ نے بیعت فرمائی اور اجازت بھی ان کو سید صاحبؒ ہی سے حاصل ہوئی''۔ (سوانح قاسمی، ص:۵۷، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور)

''ارواح ثلاثہ'' اور سوانح قاسمیؒ کی مندرجہ بالا عبارتوں سے دو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں:

۱- پہلی غلط فہمی یہ ہے کہ حاجی عبدالرحیم ولایتیؒ کو ان کے مرشد اوّل شاہ رحم علیؒ سے اجازت وخلافت نہیں۔

۲- دوسری غلط فہمی یہ ہے کہ موصوف کو ان کے مرشد ثانی شاہ عبدالباری صاحبؒ سے بھی خلافت نہیں۔

اور مولانا قاسمیؒ صفحہ:۶۷ پر لکھتے ہیں:

''مشائخ دیوبند کے شیخ الشیوخ یعنی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے مرشد برحق حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانویؒ کے پیر یہی حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ ہیں، جن پر سید شہیدؒ کی نسبت کا غلبہ بقول حضرت (مولانا قاسم) نانوتویؒ ہوگیا تھا۔ خلافت و اجازت بھی میاں جیو جھنجھانوی قدس اللہ سرہ کو شاہ عبدالرحیمؒ ہی سے حاصل ہوئی''۔

اس عبارت میں چوں کہ حصر ہے کہ میاں جیوؒ کو خلافت شاہ عبدالرحیمؒ سے ہی حاصل ہوئی تو اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ کے خلیفہ میاں جیو نور محمدؒ کو حضرت سید احمد شہیدؒ سے اجازت وخلافت نہیں تھی، بلکہ صرف شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ سے ہی تھی۔ اس اجمالی واقعہ کی تفصیل سوانح قاسمی کے حاشیہ میں بھی کی گئی ہے۔ اور حضرت مولانا قاری طیب صاحبؒ ''سوانح قاسمی'' کے مقدمہ صفحہ:۲۰ میں لکھتے ہیں کہ مولانا مناظر صاحب گیلانیؒ کی کتاب کے مسودہ پر تین علمائے کرام نے نظر ثانی کی اور اضافے کیے ہیں:

۱-: سابق استاذ دارالعلوم دیوبند حضرت الاستاد العلامہ مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ (متوفی:۱۳۸۷ھ)

۲-: سابق صدر شعبۂ کتابت دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحبؒ۔

۳-: سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ۔

اس نظر ثانی میں دس باتوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے، جس میں سے تیسری بات یہ ہے کہ کسی مختصر واقعہ کی تفصیل ضروری سمجھی گئی تو اُسے حاشیہ میں لے لیا گیا۔ حاشیہ میں ان تین حضرات نے مندرجہ بالا واقعہ نقل کیا اور بطور تفریع حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کا قصہ لکھا ہے، ہم پورا حاشیہ نقل کرتے ہیں، صفحہ:۶۷ پر لکھتے ہیں:

''جیسے شاہ عبدالرحیم ولایتی رحمہ اللہ دو پیروں سے مرید ہونے کے بعد بھی مجاز نہ ہوسکے، اور قدرت کا ازلی فیصلہ تھا کہ سید شہیدؒ کی مہم کی تکمیل کا کام ان سے لیا جائے گا، کچھ یہی صورت حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے ساتھ پیش آئی،

ابتدا میں وہ شاہ محمد آفاق دہلویؒ کے خلیفہ شاہ نصیر الدینؒ سے بیعت ہوئے، مگر شاہ نصیر الدینؒ کی وفات کی وجہ سے اپنی تکمیل کے لیے شیخ کی ضرورت باقی رہی، آخر بعض مبشرات کے تحت حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانویؒ کی خدمت میں پہنچ کر سید شہیدؒ کی عطا کردہ نعمت و دولت کو جو شاہ عبد الرحیم ولایتیؒ کے ذریعہ ان تک پہنچی تھی، حضرت حاجی امداد اللہؒ نے حاصل فرمائی''۔

اس عبارت میں جس طرح پہلی تین غلط فہمیوں کا ازالہ نہیں کیا گیا، بلکہ اس کی تصویب و تائید کی گئی ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحبؒ کو ان کے مرشد اوّل وثانی سے اجازت و خلافت نہیں، اسی طرح تیسری غلط فہمی یہ ہے کہ حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانویؒ کو براہ راست حضرت سید احمد شہیدؒ سے خلافت و اجازت نہیں تھی، جیسا سوانح قاسمی کے حوالہ سے اوپر گزرا۔ اس سے پتہ چلا کہ مذکورہ بالا غلط فہمیوں میں ایک دو بندے نہیں، بلکہ ایک جماعت مبتلا ہے۔ اور چوتھی غلط فہمی بھی اس حاشیہ میں ہے، وہ یہ کہ حاجی امداد اللہ صاحبؒ کو اپنے مرشد اوّل حضرت نصیر الدین دہلویؒ سے اجازت نہیں۔ مندرجہ بالا چاروں غلط فہمیوں کا کوئی مستند حوالہ ہمیں نہیں مل سکا، بہر حال اب ہم مذکورہ چاروں غلط فہمیوں کا بالترتیب ازالہ کریں گے۔

پہلی غلط فہمی کا ازالہ

پہلی غلط فہمی یہ تھی کہ حضرت شیخ شاہ عبد الرحیم ولایتیؒ کو ان کے پہلے پیر و مرشد سے اجازت و خلافت نہیں تھی۔ مذکورہ غلط فہمی کے ازالہ سے قبل سر دست ہم یہ عرض کیے دیتے ہیں کہ ان تمام سلاسل چشتیہ وغیرہا کے امین حضرت سید الطائفہ سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ ہیں، وہی اپنے شیخ میانجیو نور محمد جھنجھانویؒ سے اقرب اور اپنے شیخ الشیخ حضرت شاہ عبد الرحیم فاطمی شہیدؒ سے قریب ہیں اور وہ دوسروں سے زیادہ اپنے سلاسل کی معرفت و پہچان رکھتے ہیں، اور ان سلاسل کی نسبت ان کا قول قول فیصل ہے اور ان کی طرف کسی غلط بیانی کی نسبت کی بھی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

حضرت عبد الرحیم ولایتیؒ کو جو شاہ رحم علی صاحبؒ سے اجازت ہے، اس کے متعلق حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے اپنی کتاب ''ضیاء القلوب'' میں لکھا ہے:

> ''خاندان عالیہ قادریہ قدوسیہ: نیز فقیر را (حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ) دریں طریقہ قادریہ اجازت از مرشد حضرت مولانا میانجیو نور محمد جھنجھانویؒ از حاجی عبد الرحیم شہید ولایتیؒ از سید رحم علی شاہؒ از سید عبد الرزاقؒ از سید عبد الحیؒ از سید محمد غوثؒ ...... الخ''۔ (کلیات امدادیہ، مطبع قیومی کانپور)

اور اس بات کی مزید تائید فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی سوانح بنام ''تذکرۃ

الرشید'' میں دیئے گئے شجرات سے ہوتی ہے، جوکہ یہ ہے:

''حضرت امام ربانی (مولانا رشید احمد گنگوہیؒ) قدس سرہ کو اس سلسلہ عالیہ کی اجازت اعلیٰ حضرت حاجی صاحبؒ سے بواسطہ شاہ رحم علی صاحبؒ بھی حاصل ہے، اس کی اسناد اس طرح ہے: حضرت مخدوم العالم از اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ از میانجیو نور محمدؒ از حاجی عبد الرحیم شہیدؒ از سید رحم علی شاہؒ..... الخ''

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کلیات امدادیہ (جو حضرت حاجی صاحبؒ کی دس کتابوں کے مجموعہ پر مشتمل ہے) مطبوعہ دار الاشاعت، ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان کے صفحہ:۴۷ پر خاندان عالیہ قادریہ قدوسیہ کا جو شجرہ درج ہے، اس میں لکھا ہے میانجیو صاحبؒ کو اس سلسلہ کی اجازت سید عبد الحئیؒ اور انہیں سید محمد غوث سے ہے، بداہۃً غلط ہے۔ یا تو یہ غلطی مترجم سے ہوئی ہے، یا مترجم کے پاس ''ضیاء القلوب'' کا جو نسخہ تھا، اس میں ہی یہ غلطی تھی یا پھر کمپوزنگ کرنے والے سے ہوئی ہے۔ صحیح وہی نسخہ ہے جس کے حوالہ سے ہم نے لکھا ہے یعنی ''کلیات امدادیہ مطبع قیومی کانپور''۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ حضرت میانجیو صاحبؒ کو بالاتفاق دو ہی حضرات سے اجازت وخلافت تھی: ۱-حضرت حاجی عبد الرحیم ولایتیؒ سے۔ ۲-حضرت سید احمد شہیدؒ سے۔ بہر حال اس شجرہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحب فاطمیؒ کو ان کے مرشد اول حضرت شاہ رحم علی صاحبؒ سے اجازت ہے۔

اور مولانا عبد الحئی حسنیؒ (متوفی: ۱۳۴۱ھ) نزہۃ الخواطر میں جلد: ۷، صفحہ: ۲۶۷ پر شیخ عبد الرحیم سہارنپوریؒ کے ترجمہ کے تحت لکھتے ہیں:

"أخذ الطريقة القادرية عن الشيخ رحم علي القميصي السادهورويؒ".

اسی طرح شیخ محمد حسین مراد آبادیؒ اپنی کتاب ''انوار العارفین'' بزبان فارسی، صفحہ: ۴۵۱ میں شاہ عبد الرحیم ولایتیؒ کے ترجمہ کے تحت لکھتے ہیں:

''ذکر حضرت حاجی عبد الرحیم از سادات روہ یعنی افغانستان بودند، بہ اقتضاء استعداد جلی از وطن خود در ہندوستان بطلب مولی تشریف آوردند، اول انتساب نسبت باطن طریقہ عالیہ قادریہ از شاہ رحم علی........ کہ یکے از کاملان ہندوستان بودندمی داشتند''۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے تاریخ مشائخ چشت (جو مشائخ چشتیہ صابریہ کے حالات پر مشتمل ہے) صفحہ: ۳۲۱ میں حضرت شاہ عبد الرحیم ولایتی شہیدؒ کے حالات میں بھی یہی لکھا ہے کہ:

''اول سلسلہ قادریہ میں شاہ رحم علی صاحب ساڈھوریؒ سے (جن کا مزار پنجلاسہ میں ہے) نسبت وکمالات حاصل کئے''۔

(جاری ہے)